رقیہ

ریاض الصالحین

تعارف:- ریاض الصالحین کا معنی ہے نیک لوگوں کا باغ یعنی لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں گے اور مختلف طرح کے پھول چنیں گے۔ اور جو ریاض الصالحین کو پڑھے گا اسکو دنیا کے اندر رہنے کا طریقہ اور سلیقہ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اور انکی حیات مبارکہ کے متعلق چیزیں سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس میں مختلف ابواب بیان کیے گئے ہیں کہ کتاب الآداب میں سنت کے مطابق کھانے کا طریقہ، پینے کا طریقہ، سونے کا طریقہ، اور جاگنے کا طریقہ، لباس پہننے اور اتارنے کا طریقہ، الغرض دن اور رات کے معاملات میں سنتوں کو اپنانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

صحاح ستہ

اس سے مراد حدیث مبارکہ کی چھ مستند کتابیں ہیں۔

- صحیح بخاری * صحیح مسلم
- جامع ترمذی * سنن نسائی
- سنن ابو داؤد * سنن ابن ماجہ

- حدیث:- پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

- سند:- اس سے مراد راویوں کے اسماء یا ناموں کا وہ

سلسلہ ہے جن کے ذریعے سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔

متن: اس سے مراد حدیث کا وہ مضمون ہے جو نبی کریم یا کسی صحابی کے قول اور فعل پر مشتمل ہو۔

حدیث صحیح: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں شروع سے آخر تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو۔ تمام راوی عادل ضابط ہو۔ اس حدیث کے متن میں کوئی شاذ اور علت نہ پائی جائے۔

متفق علیہ: وہ حدیث جو صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں نقل کی گئی ہو۔

Day: ________ Date: ________

ریاض الصالحین

مصنف کا تعارف:- نام:- امام محی الدین یحیٰی بن
شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی

لقب:- محی الدین

کنیت:- ابوزکریا

ولادت:- محرم الحرام کے درمیانی عشرے سے 631 ہجری
بمطابق 1233 عیسوی میں دمشق کے علاقے حوران
سے متصل ایک بستی نواں میں پیدا ہوئے اس لیے
آپ نووی کہلاتے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد حزام سے
ہجرت کر کے یہاں آئے تھے اس لیے حزامی کہلاتے ہیں۔

علمی خدمات:-

آپ 9 سال کی عمر میں دمشق آئے
وہاں پر مختلف اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی پھر
مختلف مدارس میں پڑھایا اور تصنیف و تالیف کا
کام کیا۔ صحیح مسلم کی شرح، تہذیب الاسماء اور
ریاض الصالحین جیسی نہایت اہم کتابیں لکھی۔ آپ نے
شیخ یٰسین مراکشی کی خواہش کے مطابق نابالغی میں
ناظرہ مکمل کیا۔

علماء کرام کے آپکے بارے میں تعظیمی کلمات:-

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
فرماتے ہیں کہ امام نووی کا علم الدین سے لگاؤ ضرب المثل
بن گیا۔

★ شیخ محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ امام نووی اصحاب شافعی میں ایسے پائے گئے امام ہیں جن کے اقوال معتبر ہے۔

★ شیخ ولی الدین ابوالحسن فرماتے ہیں: میں پاؤں کے جوڑوں کے درد میں مبتلا تھا اور امام نووی میری عیادت کیلئے تشریف لائے اور مجھے صبر کی تلقین بیان فرمائی جیسے جیسے صبر کا بیان کر رہے تھے میرا درد کم ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ درد بالکل ختم ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ امام نووی کی برکت سے ہے۔

مشہور تصانیف: شرح صحیح مسلم "ریاض الصالحین" اربعین نووی، التقریب، المبہمات، والارشاد فی علوم الحدیث۔

وصال:- 676 ہجری بمطابق 1277 عیسوی میں نوا کے علاقے میں آپ کا وصال ہوا۔

کتاب الآداب :- لغوی معنی:- حروف کا مجموعہ

اصطلاحی معنی :- کتاب مسائل کے مختلف مجموعے کو کتاب کہتے ہیں۔ جو ابواب پر مسائل مشتمل ہوتی ہے۔

آداب:- ادب کی جمع ہے اور ادب کا معنی نیکی و بھلائی یعنی اچھا کام کرنا۔

اصطلاحی معنی :- مختلف بزرگان دین کے نزدیک مختلف ہے۔ بعض بزرگان دین کے نزدیک ادب اچھا قول اور فعل ہے۔ جسکو اچھا اور قابل تعریف کیا جاتا ہے۔ بعض بزرگوں کے نزدیک ادب کا مطلب ہے کہ نیکی اور

Day: ______ Date: ______

بھلائی کی راہ کو اختیار کیا جائے۔ برائی اور گناہ کے راستے کو چھوڑ دیا جائے۔

بعض بزرگوں کے نزدیک:۔ اپنے بڑوں کی عزت و توقیر کرنا اور اپنے چھوٹوں کے ساتھ نرمی و شفقت و محبت کا برتاؤ کرنا ادب کہلاتا ہے۔

حیاء اسکی فضیلت اور اسکو ابھارنے کا باب

حیاء

لغوی معنی: شرمندہ اور محجوب ہو۔

اصطلاحی معنی:۔ بعض علماء کرام کے نزدیک حیا وہ کیفیت ہے جو کسی انسان پر عیب یا برائی کے خوف اور ندامت کے وقت طاری ہوتی ہے۔

بعض علماء کرام کے نزدیک:۔ حیاء وہ ہے جو نفس کو اس چیزوں میں مبتلا ہونے سے روکے جس کا شریعت برا قرار دیا ہے۔

حیاء کے متعلق حدیث مبارکہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے یا خیر ہے۔

انسان کو زندگی کے تمام معاملات میں حیا کو مد نظر رکھنا چاہیے جیسے ایمان کے شعبے بیان کیے گئے ہیں کہ 70 یا 60 ہیں۔ ان کے لیے لفظ البضع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور حیاء کا سب سے معتبر اور اعلیٰ شعبہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور سب سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔

Day: Date:

اللہ عزوجل کی رضا کیلئے ہمیں دوسروں کیلئے آسانی پیدا کرنی چاہیے اور حلال و جائز کاموں کو اختیار کرنا چاہیے۔

امام ابوالقاسم جنید بغدادی کے قول کے مطابق حیاء نعمتوں کا جائزہ لینے اور کوتاہیوں کا جائزہ لینے کے درمیان والی کیفیت کو کہتے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں۔

حیاء حقیقت میں ایسے استعداد کا نام جو برے کاموں میں مبتلا ہونے سے روکتی ہے اور حق دار کے حق میں کسی طرح کمی کرنے کے ارتکاب سے منع کرتی ہے۔

ریاض الصالحین کے اسلوب

اسلوب:-

کسی بھی شعبہ علم میں کسی بھی کام کو انجام دینے کا طریقہ کار کا نام اسلوب ہے۔

اس لیے ہر کتاب کا اسلوب باقاعدہ تحریر ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ کتاب کو اول تا آخر بنظر غائر مصنف کے طریقہ کار پہ غور کر کے دیکھا جائے تو کتاب کا اسلوب معلوم ہو سکتا ہے۔

★ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال و اقوال کو اپنی مایہ ناز تصنیف ریاض الصالحین میں بہت ہی احسن انداز سے پیش کیا ہے۔

★ ریاض الصالحین میں امام نووی نے مختلف موضوعات
پر تقریباً ایک ہزار آٹھ سو چھیانوے (1896)
احادیث مبارکہ بیان کی ہیں۔ اور انہیں (372) ابواب
میں ذکر کیا ہے۔

ہر باب میں پہلے آیات مبارکہ اور پھر صحیح احادیث ذکر
فرمائی ہیں۔ جیسا کہ نیت الاخلاص کے باب میں تین آیت
کریمہ اور بارہ احادیث ذکر فرمائی ہیں۔

★ ریاض الصالحین میں امام نووی رحمۃ اللہ نے خالصتاً
اصلاحی انداز اختیار کیا ہے اور اسی انداز سے ابواب بندی کی ہے۔
کسی حدیث میں "ایک حدیث" موضوع کی مناسبت سے مل
گیا تو آپ نے اسی باب کے تحت اس حدیثِ مبارکہ کو ذکر
فرما دیا ہے۔

★ اس کتاب میں کہیں منجیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال)
مثلاً اخلاص، صبر، ایثار، قناعت، بردباری، صلہ رحمی،
خوفِ خدا، یقین اور تقوٰی وغیرہ کا بیان کیا۔ کہیں مہلکات
(یعنی ہلاک کرنے والے اعمال) مثلاً عیب جوئی، غیبت،
چغلی وغیرہ کا بیان ہے۔ الغرض یہ کتاب راہِ حق کے
سالکین کیلئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود اسکی مقدمے میں ذکر فرمایا ہے!
آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ احادیث صحیحہ پر
مشتمل مختصر ایک ایسی کتاب تالیف کرو جو اپنے پڑھنے والے
کیلئے آخرت کا زادِ راہ اور ظاہر و باطنی آداب کے حصول

Day: ______ Date: ______

کا ذریعہ بن جائے۔ اور یہ کتاب ترغیب و ترہیب و
سالکین کے تمام آداب کی انواع مثلاً زہد، ریاضت، نفس
تہذیب، اخلاق، دلوں کی پاکیزگی، دلوں کے علاج، اعضاء
کی حفاظت اور انکی کجی کے ازالے اور انکے علاوہ دیگر ان
باتوں کو جامع ہو جو عارفین کا مقصد حیات ہیں میں نے
اس کتاب میں اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ اسمیں صرف
وہ صحیح احادیث ذکر کروں جو حدیث کی مشہور کتابوں
میں موجود ہیں۔ اور ابواب کی ابتداء آیت قرآنی سے
کروں جہاں ضبط حرکات یا شرح کی ضرورت ہو وہاں
حرکات لگادوں اور نفیس تشریح کروں۔

Day: ______ Date: ______

باب:۔ حفظ السر

شرح حدیث:۔ مفتی احمد یار خان نعیمی اس حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں۔

وہ آدمی یقیناً سب بُرا ہے اگر یہ الرجل من شر الناس اسکی خبر ہو تو یہ مطلب واضح ہے کہ قیامت کے دن وہ بدترین شخص ہوگا اور اگر الاعظم الامانۃ کی خبر ہو تو الرجل سے پہلے خیانت پوشیدہ ہے یعنی بدترین خیانت اس شخص کی خیانت ہے بہرحال دونوں معنی درست ہے۔

پھر اس کی رازکی باتیں اڑائے:۔ یعنی یا تو بیوی کے خفیہ عیوب لوگوں کو بتائے یا اسکا حسن اسکی خوبیاں لوگوں کو بتائے یا محبت کے وقت کی گفتگو، اس وقت کے حالات لوگوں سے کہتا پھرے۔

مقصد یہ ہے کہ خیانت صرف مال میں نہیں بلکہ مال، راز اور عصمت وغیرہ سب میں ہوتی ہے بلکہ مال میں خیانت سب سے بڑھ کر رازداری میں خیانت ہے۔

باب الوفاء بالعھد و انجاز الوعد:۔

شرح حدیث:۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ:۔ لغت میں اچھی امید دلانے یا بری چیز سے ڈرانے ان دونوں کو وعدہ کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی:۔ کسی چیز کی امید دلانے کو وعدہ کہتے ہیں اور کسی بری چیز سے ڈرانے کو وعید کہتے ہیں۔

Day: Date:

وہ ہمارے پاس آجائے:- حدیث کے اس حصے کے تحت فرمایا گیا کہ :- اور ہم سے حضور کا قرض وصول کرے، حضور کا وعدہ پورا کرائے - اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے
i وعدہ مثل قرض ہے ii - مرحوم کی طرف سے اسکا قرض ادا کر دینا اسکا وعدہ پورا کر دینا سنت ہے -
معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کا ہاتھ حضور کا دست کرم تھے - آپ نے حضرت جابر سے اس وعدہ پر گواہی نہیں مانگی نہ قسم کی کیونکہ ~~معاملا~~ معاملات میں گواہی منکر کے مقابل ہوتی ہے - یہاں کوئی منکر نہیں تھا - اور حضرات صحابہ عادل ہے انکے قول بغیر قسم قبول ہے وہ حضرات حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے حدیث روایت کرتے ہیں تو ان پر نہ جرح ہوتی ہے اور نہ ان سے قسم کی جاتی ہے .

باب:- المحافظہ علی . . .

شرح حدیث:- تہجد گزار کا تہجد چھوڑنا بہت برا ہے - اشعۃ اللمعات میں ہے :- حضرت عبداللہ بن عمر تمام رات عبادت کرتے تھے - ان کے والد اس سے منع کرتے تھے مگر یہ نہ مانتے تھے چنانچہ انکے والد نے بارگاہ رسالت میں انکی شکایت کی تو نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ بننا کہ وہ رات کا قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا -
مقصد یہ ہے کہ تم سے یہ عبادت نبھ نہ سکے گی اور تم اصل

Day: ________ Date: ________

تہجد بھی چھوڑ بیٹھوں گے۔ شیخ ابن حجر فرماتے ہیں کہ بہت تلاش کے باوجود ان صاحب کا نام نہ مل سکا جو یہ کلام چھوڑ بیٹھا تھا۔

باب استحباب

شرح حدیث:- مفتی احمد یار خان نعیمی

اس حدیث اتقوا النار کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں کلمہ طیبہ سے مراد یا تو کلمہ شہادت ہے یا اللہ کا ذکر ہے یا فقیر سے اچھی بات کہہ دینا۔ معذرت کر لینا یا آئندہ کے لیے وعدہ کر لینا۔ کہ ابھی کچھ نہیں جب کچھ ہو گا تب انشاءاللہ دیں گے۔ اسی قول کو قرآن پاک میں معروف قول کہا گیا ہے۔

اچھی بات کا فائدہ:- اچھی باتوں کا اخروی نفع تو یہ ہے کہ ہر کلمہ سے ایک درخت جنت میں لگ جاتا ہے۔

مثلاً:- سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

اور انکا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ کلمات منہ سے نکل کر ہوا میں جمع رہتے ہیں اور قیامت تک تسبیح و تقدیس کرتے ہیں۔

اور انکا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کلمات اور اپنے قائل کیلئے مغفرت کریں گے۔

Day: جمعرات Date: 9-05-24

ریاض الصالحین

شرح:- وعن ثابت رضی اللہ عنہ..

بعض علماء کرام نے کہا کہ گویا یہ راز ازواج مطہرات کے لیے مخصوص تھا - ورنہ اگر یہ علم ہوتا تو کوئی انسان اسے راز نہ رکھ سکتا - **ابن حجر کے نزدیک:** بچہ اگر ہے تو اسے حاجت کے ساتھ یعنی حاجت کیلئے بھیجنا جائز ہے - لیکن اس شرط پہ کہ وہ محفوظ ہو - تاہم اگر بچہ غائب ہوتا کھیلتا ہے - اور دوسروں کی پرواہ نہیں کرتا تو اس پر بھروسہ نہ کرے -

وعدہ کو پورا کرنا:- یعنی اسے پورا کرنا کہا جاتا ہے کہ اس نے وعدہ پورا کیا - اور اگر ہو جائے یعنی وعدہ کو پورا کرے تو اسکا وعدہ پورا کرنا کہلائے گا -

آیۃ:- اس سے مراد نشانی ہے اور قرآن کریم کی آیت کو آیۃ کہتے ہیں - اس لیے کہ یہ تقریر سے تقریر میں خلل کی علامت ہے -

المنافق:- اسکی اصل وہ ہے جو ظاہر ہونے والی چیز کے خلاف ہے جسے وہ چھپاتا ہے اس پر غالب آ گیا جو اسلام ظاہر کرتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ تین تک محدود ہے تو دوسری حدیث میں یہ الفاظ اور دعفر تھے -

شیخ ابن حجر نے کہا کہ:- ان دونوں احادیث میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ قابل مذمت خصوصیات کو شمار کرنا ضروری

Day: ______ Date: ______

نہیں ہے نفاق کا عمل ہونا نفاق کی علامت ہے اس
اعمال کی وجہ سے یہ علامت نفاق کا اصل ہوا الت اکرتی
ہیں اور اگر اسمیں اتفاقی خصوصیت شامل کی جائے تو
نفاق کی تکمیل ہوجاتی ہے۔
تشریح مسلم کی روایت میں علاء بن عبد الرحمن نے اپنے
والد ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ خواہش محدود نہ
ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسا کہ انکا قول ہے کہ منافق
کی تین نشانیاں ہیں اسلئے انہوں نے بعض کا ذکر کیا۔

مال والبحرین:۔ رقم سے مراد خرچ کی رقم ہے۔
بحرینیت کے قول کے مطابق:۔ بحرین بصرہ اور عمان کے
درمیان ایک جگہ ہے اور اس ہیرا کرنے والے کا تعلق
یہاں سے ہے۔

باب استحباب طیب الکلام و طلاقۃ الوجہ عند:۔
عن ابی ذرؓ:۔ شرح حدیث:۔

کسی نیکی کو حقیر نہ جاننا
شریعت میں مستحب ہے حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار
خان اس حدیث کے تحت کہتے ہیں صوفیاء کرام فرماتے ہیں
کہ کوئی نیکی حقیر جان کر چھوڑ دو کہ کبھی اسی کے سبب بخشی
جاتی ہے اور کوئی گناہ حقیر سمجھ کر نہ کرو ہو سکتا ہے کبھی وہی
گناہ ہی ہلاکت کا سبب بن جائے۔
مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا اسلئے دل کی خوشی کا باعث ہے
اور مومن کو خوش کرنا باعث ثواب ہے۔

ابو الفرج حضرت عبد الرحمن ابن جوزی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
اپنی کتاب عیون الحکایات میں لکھتے ہیں: اے ابن آدم
تو ہرگز کسی نیک کام کو حقیر نہ جان۔ کیونکہ جب تو اسے جنت
میں دیکھے گا تو اس نیکی کا وہاں موجود ہونا تجھے خوش کر دے
گا۔ اور برائی کے کسی کام کو حقیر نہ جان کیونکہ جب تو اسے
دیکھے گا تو اسکا وہاں موجود ہونا تجھے غمزدہ کر دے گا۔

* اے ابن آدم: زمین کو اپنے قدموں سے روند ڈال کیونکہ یہ تیری
قبر کے قریب ہے۔

* اے ابن آدم:۔ تو ریاکاری کرتے ہوئے کوئی نیکی نہ کر اور نہ ہی
شرم کی وجہ سے کوئی نیکی چھوڑ۔

باب:۔ بیان الکلام (تین بار کلام کے بارے) pg#8

شرح حدیث:۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یا کبھی کبھار
جب بھی کوئی کلام فرماتے تو ایک مفید مفید مہم کے ساتھ اسے
تین مرتبہ دہراتے۔ یہاں تک اسے لوگ اچھے سے سمجھ لیتے یعنی
ایک معط مضبوط مہم کے ساتھ جو روح میں مضبوطی سے قائم ہوا
اور یہ بات بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ لفظ سے مراد وہ کلام
جسے تکرار کے بغیر سمجھا نہیں جاتا۔
حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان اس حدیث کے تحت لکھتے
ہیں: لفظ سے مراد پوری بات ہے یعنی مسائل بیان کرتے وقت
ایک ایک مسئلہ تین تین بار بیان فرماتے تاکہ لوگوں کے ذہن
میں اتر جائے (اس سے ہر کلام مراد نہیں)۔

Day: Date:

پیارے آقا جب کسی قوم کے پاس جاتے تو تین بار سلام کرتے:-

ایک سلام اجازت کا، دوسرا ملاقات کا اور تیسرا رخصت کا۔ لہذا یہ حدیث اسکے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت ملاقات ایک سلام فرماتے تھے کیونکہ دہاں صرف ملاقات کا سلام مراد ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخلے کی اجازت کیلئے شور نہ مچایا جائے، نہ دروازہ پیٹا جائے بلکہ صرف سلام کر کے داخل ہو جائے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ آنے اور جانے والا سلام کرے اگرچہ بڑا ہو۔

عن عائشۃ:- شرح حدیث:- سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو اسطرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کر لیتا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے کہ سننے والا اسے اچھے سے سمجھ لیتا اور یاد کر لیتا۔

ہر شخص کو چاہیے کہ کلام کرتے ہوئے اپنا انداز ایسا رکھے جس سے سننے والے کو آسانی سے بات سمجھ آ جائے اور اسے چاہیے کہ اپنے کلام کو دو سے تین بار دہرائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی مبارک انداز یہی تھا۔ الفاظ سادہ بھی ہوں اور صاف بھی۔ مشکل ترین الفاظ استعمال نہ کیے جائیں اور جب کسی سے کوئی بات کی جائے تو اسکا کوئی مقصد بھی ہونا چاہیے۔ اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اسکی نفسیات کے حوالے سے بات کی جائے۔

Day: Date:

باب الوعظ والاقتصاد فیہ:۔

شرح حدیث:۔ تبلیغ اور رہنمائی میں معشیت

کیونکہ روحوں کی فطرت ہے کہ وہ جو کچھ کرتے رہتے ہیں اس سے بیزار ہو جاتے ہیں خواہ وہ انہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔ تعلیم اور تبلیغ کیلئے فعال اوقات کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ صحابہ کرام بھی اسطرح کا عمل کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقلید کرتے تھے اور آپ کی سنتوں اور مشابہتوں کے مطابق عمل کرتے تھے آپکی مخالفت سے اجتناب کرتے تھے۔

کے لئے جمعرات کو وعظ فرمایا کرتے:۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال کیلئے دن اور وقت مقرر کرنا شرک یا حرام نہیں بلکہ صحابہ کرام کی سنت ہے اسی وجہ سے دینی مدرسوں کی امتحان و تعطیل کیلئے دن اور مہینے اور تعلیم کیلئے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں۔ نیز میلاد شریف، فاتحہ، اور عرس وغیرہ کیلئے دن مقرر کرنا جائز ہے۔

مرقاۃ نے اسی جگہ فرمایا:۔ کہ حضرت ابن مسعود نے جمعرات کو وعظ کے لیے اس لیے منتخب فرمایا کہ یہ دن جمعہ کا پڑوسی ہے اس کی برکت جمعہ تک پہنچے گی۔ بعض لوگ پیر جمعرات کو میلاد شریف اور مُردوں کی فاتحہ کرتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

(تم اکتا جاؤ گے) یعنی روزانہ وعظ سے تم اکتا جاؤ گے اور یہ ذوق و شوق جاتا رہے گا۔

Day:______ Date:______

اس سے معلوم ہوا کہ اتنا لمبا بھی وعظ نہ کیا جائے کہ لوگ گھبرا جائیں کہ علم و عظ کی بے ادبی اور بے قدری ہو۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں:- جو عالم یا شیخ لوگوں کے سامنے ہر دم اللہ اللہ کرے وہ مکار ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس پاک میں دنیاوی تذکرے بھی ہوتے تھے۔

Pg# 11

عن معاویہ

شرح حدیث

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: حضرت معاویہ بن حکم صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی سلیم سے ہیں۔ اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے مرقاۃ نے کہا ہے کہ آپ سے صرف یہی حدیث مروی ہے۔

میں نے کہا یرحمک اللہ:-

آپ فرماتے ہیں کہ یعنی چھینکنے والے کو جواب دینے کی نیت سے میں نے کہا اگرچہ یہ جواب تب دیا جاتا ہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے وہاں چھینکنے والے نے الحمد للہ نہیں کہا مگر پھر بھی آپ نے جواب دیا۔

میں نے کہا میری ماں مجھے روئے تمہیں کیا ہوا اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہو:-

(میری ماں مجھے روئے) عرب میں یہ لفظ تعجب پر بولا جاتا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ میں مر گیا

Day: ______ Date: ______

اور میری ماں مجھ رو رہی ہے یعنی میں نے ایسا کون سا کام
کر لیا اس کے رونے کا سبب ہوا۔ اوائل اسلام میں
بحالت نماز میں کلام و سلام بھی کیا جاتا تھا اور امام
کے پیچھے قرأت یعنی و قوموا للہ قانتین سے کلام و سلام
بند ہوا اور واذا قرئ القرآن الخ سے امام کے پیچھے قرأت
ممنوع ہوئی نماز میں کلام بند ہو چکا تھا۔ انہیں یہ خبر نہ
تھی اسلیے انہوں نے یہ گفتگو کی۔

**انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کر دیے تو
میں خاموش ہو گیا۔**

صحابہ کرام نے آپکو کلام سے روکنے کیلیے اپنا ہاتھ ایک ایک
بار ران پر مارا اگر دونوں ہاتھ مارتے یا ایک مسلسل تین
بار مارتے تو ان کی اپنی نماز جاتی رہتی کیونکہ عمل کثیر
نماز کو فاسد کر دیتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں خاموش
ہو گیا یعنی مجھے غصہ آیا اور میں نے چاہا کہ میں کچھ اور
کہوں لیکن ان بزرگوں کا ادب و احترام کرتے ہوئے
خاموش ہو گیا۔

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے
کا حکم نہیں دیا اسلیے کہ انہیں آیات کے نزول کی خبر نہ تھی۔
آپ فرماتے ہیں کہ حضور کو مہربان دیکھ کر دینی مسائل
پوچھنے شروع کر دیے۔ میں نے کاہنوں کے بارے میں
دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ کاہن وہ لوگ ہیں
جنہیں شیاطین سے تعلق ہوتا ہے علم غیب کا دعویٰ

اور میری ماں مجھ کو رو رہی ہے یعنی میں نے ایسا کون سا کام
کر لیا اس کے رونے کا سبب ہوا۔ اوائل اسلام میں
بحالت نماز میں کلام و سلام بھی کیا جاتا تھا اور امام
کے پیچھے قرأت یعنی وقوموا للہ قانتین سے کلام و سلام
بند ہوا اور واذا قری القرآن الخ سے امام کے پیچھے قرأت
ممنوع ہوئی نماز میں کلام بند ہو چکا تھا۔ انہیں یہ خبر نہ
تھی اسلیے انہوں نے یہ گفتگو کی۔

انہوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کر دیے تو میں خاموش ہو گیا۔

صحابہ کرام نے آپکو کلام بند روکنے کیلئے اپنا ہاتھ ایک ایک
بار ران پر مارا اگر دونوں ہاتھ مارتے یا ایک مسلسل تین
بار مارتے تو ان کی اپنی نماز جاتی رہتی کیونکہ عمل کثیر
نماز کو فاسد کر دیتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ میں خاموش
ہو گیا یعنی مجھے غصہ آیا اور میں نے چاہا کہ میں پوچھوں
کیوں لیکن ان بزرگوں کا ادب و احترام کرتے ہوئے
خاموش ہو گیا۔

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے
کا حکم نہیں دیا اسلیے کہ انہیں آیت کے نزول کی خبر نہ تھی۔
آپ فرماتے ہیں کہ حضور کو مہربان دیکھ کر دینی مسائل
پوچھنے شروع کر دیے۔ میں نے کاہنوں کے بارے میں
دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ کاہن وہ لوگ ہیں
جنہیں شیاطین سے تعلق ہوتا ہے علم غیب کا دعوی

Day: ____ Date: ____

کرتے ہیں یہ ان کے نفسیاتی وسوسے ہیں ان پر توجہ نہ دینی چاہیے اللہ عزوجل پر توکل کرنی چاہیے اور ایسے توہمات کی بنا پر کام نہ چھوڑنا چاہیے۔

(عن عرباض بن ساریہ) (13)

شرح حدیث:-

حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہو گئے تو ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! یوں لگتا ہے کہ یہ بیان الوداع کہنے والے کی نصیحت کی طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کسی چیز کی وصیت فرمائیے : آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے اور امیر کی بات سن کر اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ امیر حبشی غلام ہو۔ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ کثیر اختلافات دیکھے گا تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ، رہنمائی کرنے والے خلفاء کی پیروی لازم ہے۔ پس سنت کا دامن مضبوطی سے تھام لینا اسطرح جیسے کوئی چیز داڑھوں سے پکڑ رہے ہو اور خود کو نئے پیدا ہونے والے کاموں سے بچا کر رکھنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

Day: ________ Date: ________

حضرت سیدنا عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں مزید فرماتے ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الوداع کہنے والے کی طرح نصیحت فرمائی یعنی ایسے شخص کی وصیت کی طرح جو اپنی قوم کو چھوڑ کر جانے والا ہے اور چاہتا ہو کہ اپنے بعد رہنے والے انہیں ان باتوں کی وصیت کر جائے کہ اسکے بعد انہیں ان باتوں کی انتہائی ضرورت پڑے گی۔

مزید فرماتے ہیں: اس حدیث پاک میں بھی اشارہ ہے کہ واعظ کو چاہیے کہ بوقت وعظ اپنے پاس موجود حاضرین کو نصیحت کرنے میں پوری کوشش صرف کرے۔ اور ایسی کوئی بھی فائدہ مند بات ترک نہ کرے جسکے متعلق جانتا ہو کہ حاضرین اسکے لیے دوسری مجلس کے محتاج ہوں گے کیونکہ دوسری مجلس تک زندہ رہنے کا کوئی بھروسہ نہیں۔

عن عائشہ:- شرح حدیث:-

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہنستے ہوئے نہ دیکھا کہ آپکا منہ شریف کھل جاتا اور میں آپکا کوا آخری حصہ دیکھ لیتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے بھی نہ تھے بلکہ مسکراتے بہت تھے۔ ہنسنا قلب میں غفلت پیدا کرتا ہے۔ تبسم خوش اخلاقی ہے اس سے سامنے والے کو خوشی ہوتی ہے۔

قہقہہ کی مذمت:- حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

Day: ____________ Date: ____________

سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ارشاد فرماتے ہیں کہ: قہقہہ شیطان کی طرف سے اور مسکرانا
اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ قہقہہ سے مراد ہے کہ آواز کے
ساتھ ہنسنا اور شیطان اسے پسند کرتا ہے اور اس پر سوار
ہوتا ہے جبکہ تبسم سے مراد بغیر آواز کے تھوڑی مقدار
میں ہنسنا ہے۔

باب:- نماز، علم وغیرہ عبادات کیلئے سکون ووقار سے آنا مستحب ہے۔

وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ **شرح حدیث**

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس
حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ یعنی جماعت کیلئے گھبرا کر
دوڑتے ہوئے نہ آؤ کہ اسمیں گرنے اور زمین پر چوٹ کھانے
کا اندیشہ ہے۔

جو رہ جائے وہ پھر پوری کرلو

اسمیں چند مسئلے معلوم ہوئے
ایک یہ جماعت میں شامل ہونے کیلئے سکون سے آنا مستحب
ہے، دوڑنا مستحب کے خلاف ہے حرام نہیں لہٰذا
فاروق اعظم کا ایک بار دوڑ کر رکوع میں شامل ہو جانا
جائز تھا۔ دوسرا یہ کہ آخری جز مل جانے سے
جماعت مل جاتی ہے لہٰذا جو نمازی تکبیر کی التحیات میں مل
جائے وہ جمعہ پڑھے تیسرا یہ ہے کہ جس رکعت میں مقتدی

Day: ______ Date: ______

ملے وہ تعداد کے لحاظ سے رکعت، اول ہے اور قرأت
کے لحاظ سے آخری رکعت جب وہ نماز کے ارادہ سے
چلا اسے نماز کا ثواب مل رہا ہے پھر جلدی کیوں کرتا
ہے اور چوٹ کھاتا ہے اطمینان سے آئے جو پائے اسے
ادا کرے۔

عن ابن عباس Pg (14)

شرح حدیث:- حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان اس
حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ:-

(عرفہ کے دن آرہے تھے) عرفات سے
مزدلفہ کی طرف چلے دسویں ذوالحج کی شب کو، چونکہ یہ سب
بھی نویں تاریخ میں داخل ہے اسلئے یوم عرفہ فرمایا گیا۔ بعض
لوگوں نے یوم عرفہ سے دھوکا کھایا اور منیٰ سے عرفات کی روانگی
سمجھے یہ غلطی ہے (مرقات) دسویں ذوالحج کی شب میں جو
عرفات پہنچ جائے اسے حج مل جاتا ہے۔

(ڈانٹنے مارنے کی آواز ہی سنی)

حجاج اونٹوں کو دوڑانے
کے لیے انہیں ڈانٹ ڈپٹ اور مار رہے تھے تو آپ نے
فرمایا کہ آرام سے آؤ تیز رفتاری کوئی نیکی نہیں ہے۔ یعنی
اس جگہ اونٹ دوڑانا نیکی نہیں بلکہ خطرہ ہے۔ تیز دوڑانے
میں حجاج کے کچل جانے اور چوٹ کھانے کا خطرہ ہے بلکہ
ثواب تو اطمینان سے ارکان ادا کرنے میں ہے اور حجاج
کو چاہیے کہ دھکا دوڑ سے بچیں۔

مہمان کی عزت و تکریم

(عن ابی هریرة)

شرح حدیث:-

حکیم الامت مفتی احمد یار خان اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔
ضیافت بنا ہے ضیف سے یعنی قائل ہونا اصطلاح میں دعوت کو بھی کہتے ہیں اور مہمان کو بھی اسلیے ضیف کہا جاتا ہے اسکی جمع اضیاف ہے مہمان کا احترام یہ ہے کہ ان سے خندہ پیشانی سے ملے اس کیلئے کھانا اور دوسری خدمات کا اہتمام کرے حتی الامکان اپنے ہاتھ سے اسکی خدمت کرے بعض حضرات خود مہمان کے آگے دستر خوان بچھاتے ہیں اس کے ہاتھ دھلاتے ہیں یہ اسی حدیث پر عمل ہے اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ جو مہمان کی خدمت نہ کرے وہ کافر ہے مطلب یہ ہے کہ مہمان کی خاطر تواضع ایمان کا حصہ ہے۔

(عن ابی شریح خویلد)

شرح حدیث:-

حضرت لیث اس حدیث کی بنا پر فرماتے ہیں کہ مہمان کو ایک رات کا کھانا کھلانا واجب ہے۔ اگر نہ کھلائے گا تو گناہگار ہوگا پہلے دن مہمان کیلئے کھانے میں تکلف کرے پھر دو دن درمیانہ کھانا

Day: Date:

کھلائے اور جو تین دن کے بعد ہے وہ اسکی طرف سے صدقہ ہے۔
مہمان نوازی کرنا سنت ہے احادیث میں اسکے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں جیساکہ مہمان باعث خیر و برکت ہے۔
سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لےکر آتا ہے اور جب اسکے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔
وہ کافر ہے مطلب یہ ہے کہ مہمان کی خاطر تواضع ایمان کا حصہ ہے۔

28/05/24

6/1

لباس پہننے کی سنتیں و آداب

اللہ عزوجل کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔ یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے

★ سفید لباس بہترین لباس ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔

★ جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ لباس پہننے کی دعا مانگنی چاہیے۔ فضیلت یہ ہے کہ:- اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

:• ترجمہ:- اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔

پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

★ پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں۔

★ ~~اور~~ جب لباس کو اتاریں تو بائیں جانب سے شروع کریں۔

:• طریقہ:-

جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں۔ اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور

Day:
Date:

جب اتار نے لگے تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے:

جناب امیر بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی میں تین کپڑے خریدے پیراہن ٹخنوں تک، شلوار پنڈلی تک اور اگر سینے تک اور پیچھے کمر تک اسے پہنچی تھی پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کر کے دولت سرا تشریف لائے۔

کھانے کی سنتیں اور آداب

کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئیں۔
حضرت سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:- جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔
حکیم الامت مفتی احمد یار خان لکھتے ہیں یعنی کھانا کھانے کے بعد وضو کے معنی یہ ہے کہ ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔
جب بھی کھانا کھایا جائے تو الٹا پاؤں بچھالیں اور سیدھے کھڑے رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔

Day: ______ Date: ______

کھانے سے پہلے جوتے اتار لیں۔ حضرت سیدنا انس بن مالک سے
روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:۔
کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار
لو اسمیں تمہارے پیروں کے لیے راحت ہے۔
کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا حذیفہ سے
روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:۔
جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائیں
اس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔
اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر
بسم اللہ اولہ واخرہ پڑھ لیں۔ حضرت سیدنا عائشہ سے روایت
ہے کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا:۔
جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے
چاہیے کہ بسم اللہ پڑھ لیں۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول
جائیں تو بسم اللہ اولہ واخرہ پڑھ لیں۔
کھانے اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور کھانے کھاتے وقت کھانے
میں کوئی عیب نہیں نکالا جائیں بلکہ باوضو ہو کر باادب
بیٹھ کر اور بسم اللہ کہتے ہوئے کھانا کھانا چاہیے۔

Day:
Date:

ریاض الصالحین

عن أبی ابراہیم (Pg#17)

شور و غل کی تردید کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اسکے لوگ جمع ہوں اور انکے درمیان شور و غل نہ ہو۔ ورنہ یہ اسکی تعمیر میں ہونا اسکی تصحیح کرنا ایک کام اور کوشش ہے اسلیے انہوں نے بتایا کہ اہل جنت کے محلات میں اسکے برعکس دنیا کے لوگوں کو کوئی بھی برائی نہیں ہوتی۔

★

یہ مدینہ منورہ میں قباء کے قریب ایک مشہور باغ ہے اسکے کنویں میں حضرت عثمان غنی نے رسول اللہ کی انگوٹھی گرائی۔

زید بن ارقم Pg# 22

انا تارک فیکم ثقلین

میں تم میں دو قابل قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ثقلین بنا ہے ثقل سے بمعنی جن وانس کو بھی ثقلین کہتے ہیں کہ زمین میں انکا بر اوزن ہے۔ پھر فرمان الٰہی احکام شرعیہ کو ثقل کہتے ہیں۔ ان پر عمل نفس پر بوجھ ہے۔ انا سنلقی علیک قولا ثقیلا چونکہ قرآن کریم پر عمل اہل بیت کی اطاعت نفس پر

Day: ______ Date: ______

بھاری ہے۔ لہٰذا انھیں ثقلین فرمایا۔

بعض علمائے کرام نے فرمایا:۔

اسکا معنی زینت بھی ہے۔ کہ اہل ~~بیت~~ ایمان کی زینت ادین کی رونق قرآن مجید اور اہل بیت اطہار سے ہے اس لیے انھیں ثقلین فرمایا۔ یعنی دو بھاری بھرکم چیزیں یا نفیس ترین چیزیں جو متاع ایمان میں زیادہ قیمتی ہے۔

آپ نے مجھ سے ایسی بات کہدی کہ اسکے بدلے ساری دنیا ملنے پر میں خوش نہیں Pg# 23

حضرت عمر کا فرمان فخر یہ نہیں بلکہ شکریہ کے طور پر ہے۔ یعنی حضور نے مجھے بھائی کے خطاب سے نوازا معلوم ہوا کہ میں دنیا و آخرت میں صحیح مومن ہوں۔ پھر مجھے حکم دیا کہ حضور کو دعا دوں۔ معلوم ہوا کہ میرا منہ حضور کی دعا کے لائق ہے۔ پھر فرمایا مجھے نہ بھولنا معلوم ہوا کہ میرا دل کاشانہ یار بننے کے لائق ہے یہ ایسی بشارتیں ہے کہ تمام دنیائی نعمتیں اس پر قربان۔

اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

یعنی خدا تیرے دین ایمان وخاتمہ کی حفاظت کرے سب کو اسکے سپرد ہے۔ امانت سے یا تو اعمال شرعیہ مراد ہے یا مسافروں کے آپس کے اخلاق ومالی معاملات۔ چونکہ سفر میں کبھی آپس میں تلخی ترشی بھی ہو جاتی ہے۔ اسلیے خصوصیت سے اسکا ذکر کیا۔

Day: Date:

آخری عمل سے مراد وقت موت ہے یعنی اگر اس سفر میں
تجھے موت آئے تو ایمان پر آئے - تیری زندگی و موت
رب کے حوالے -

استخارہ کے لغوی معنی :-

طلب، خیر، نیکی کی
توفیق مانگنا -

:-

شریعت میں کسی کام کرنے یا نہ کرنے میں
ایک خاص طریقہ ہے کہ جو کہ حدیث میں موجود ہے -
یعنی کہ اللہ تعالیٰ سے اشارہ چاہنا -
استخارہ کی مختلف اقسام ہیں - اور سب سے معتبر
قسم ذات الرقاع ہے یعنی انسان کا اپنے کام کے متعلق
خود استخارہ کرنا -

Pg# 25

عن جابر رضی اللہ عنہ :-

رجع فی الطریق آخر

آقا علیہ السلام اس لیے مختلف راستہ اختیار فرماتے کہ
زمین کثرت سے ہمارے لیے گواہ بن جائے -
جاتے ہوئے دراز راستہ اختیار
فرماتے اور لوٹتے ہوئے مختصر راستہ اختیار فرماتے تھے

تاکہ جائز ہوئے قدم زیادہ بڑھیں اور ثواب زیادہ ملے۔

کون کون سے کام دائیں یا بائیں طرف سے کرنا مستحب ہے۔

Pg# 26

وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے پہننا، جوتے پہننا، شلوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن کاٹنا، مونچھیں تراش کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، سر منڈوانا، نماز کے بعد سلام پھیرنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو بوسہ دینا، بیت الخلاء سے باہر آنا، کچھ لینا یا دینا اس جیسے دیگر کام جو اسی حیثیت کے حامل ہوں۔

جو کام اس کے برعکس ان میں بائیں سمت کو پہلے کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے باہر آنا، موزے اتارنا، شلوار اتارنا، کپڑے اتارنا، استنجاء کرنا اور آلودگی سے متعلق وہ تمام کام جو اس سے مناسبت رکھتے ہوں۔

Pg# 30

من جابر شرح حدیث

ادام = سالن: وہ چیز جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائی جائے اس طور پر کہ وہ چیز روٹی میں سرایت کر جائے۔

Pg# 32

عن سلمہ بن الاکوع شرح حدیث

زمانہ جاہلیت سے مراد لوگ الٹے ہاتھ سے کھاتے تھے آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے یہ شخص کوئی سردار تھا جو اس نے تکبرانہ عادت سے الٹے ہاتھ سے کھا رہا تھا اس نے شرمندگی مٹانے کے لیے کہا کہ میرا دایاں ہاتھ نہ اٹھ سکے گا وہ شخص مزاج کرو انا تھک گیا کہ اس کا

ہاتھ منہ تک نہ آسکا، قسم خدا کی نہ رہا کوئی اسکا قرار، مت کر حبکو تو نے نظر سے گر۔

برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے یعنی ہر شخص اپنے سامنے والے کنارے سے کھائے بیچ میں سے نہ کھائے درمیانہ پیالہ نزول رحمت کا ذریعہ ہے۔ اور وہ درمیان میں اللہ کی رحمت اترتی ہے۔

ثرید: عبداللہ شرح حدیث Pg# 33

ثرید بنا ہے ثرد یعنی بھگونا اور تر کرنا

اصطلاحی معنی:-

میں ثرید یہ ہے کہ روٹی کا ٹکڑے شوربے میں بھگوئے جائیں ثرید آقا علیہ السلام کو پسند تھا وہ شخص جو سرین کو زمین پر ٹیک دے اور اپنی پنڈلیاں کھڑی کرے۔

اقطاع اس بیٹھک کو کہتے ہیں سرین زمین پر لگے ہوں پنڈلیاں کھڑی ہوں یعنی اکڑوں یہ بنا زمیں مکروہ ہے کھانے وقت بیٹھ۔

عن سعد بن حارث شرح حدیث:- Pg# 36

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کوئی کیاں وضو لغوی معنی میں یہ وضاءۃ سے مشتق ہے یعنی صفائی شرعی معنی مراد مطلب یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر ہاتھ دھونا اور کلی کرنا بہتر ہے۔

عن ابی سعید الخدری شرح حدیث Pg# 38

اختنات یعنی مشکیزہ کے سر کو پھاڑ کر باہر کی طرف موڑ دینا

Date:

اس ممانعت میں بہت سی حکمتیں ہے ممکن ہے کہ مشکیزے میں کوئی زہریلا کیڑا ہو جو اسطرح پینے سے پیٹ میں چلا جائے ممکن ہے کہ مشکیزے کا منہ چھوٹا ہو اور پانی زیادہ ہو اور اسطرح پانی پینے سے پانی کا اسراف ہو اور کپڑے بھیگ جائیں جن روایات میں آقا علیہ السلام کے پانی پینا اور یاں مشکیزہ چھوٹا تھا اور اسکا منہ بہت چوڑا نہ تھا اور خبر تھی کہ پانی صاف تھا -

عن ابی ہریرہ شرح حدیث Pg # 41

تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے اور جو بھول کر ایسا کرے وہ قے کر دے یہ حکم استحبابی ہے کہ جو کھڑے ہو کر پانی پی لے یا کوئی اور چیز لے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قے کر دے یہ حکم منسوخ نہیں ہوا اس لیے لوگ اس سے بچے -

ام ثابت کبشہ

ابی سعید الخدری :-

علماء کرام فرماتے ہیں جن روایات سے ممانعت ثابت ہوتی ہے اسکا تعلق بڑے مشکیزے سے ہے - جسکا منہ فراخ ہوتا ہے جہاں تک کہ آپ کے عمل کا تعلق ہے تو وہ چھوٹا مشک پر محمول ہے کہ آپ نے کسی ایسی مشک سے پانی پیا جو چھوٹی ہوگی اور اسکا منہ تنگ ہوگا -

مجلس میں داخل ہوتے ہی ہمیں سلام کرنا چاہیے -

مجلس میں اچھی نیت کے ساتھ داخل ہو -

مجلس میں ہونے والی گفتگو کو توجہ سے سنو اور

Pg#30

عن جابر حدیث شرح:-

نعم الادام الخل:-

ادام: سالن: وہ چیز
جو روٹی کے ساتھ تبعاً کھائی جائے۔ اس طور پر کہ وہ
ہر چیز روٹی میں سرایت کر جائے۔
:- سرکہ طبی رو سے بہت مفید ہے سادہ غذا
ہے حضرات انبیائے کرام نے سرکہ کھانا۔

زمانہ جاہلیت میں سردار لوگ الٹے
ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ معمولی آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے۔
یہ شخص کوئی سردار تھا جو اس نے متکبرانہ عادت سے الٹے
ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ اس نے شرمندگی مٹانے کے لیے کہا کہ
میرا دائیں ہاتھ نہ آسکے گا۔ وہ شخص علاج کروا کروا کر
تھک گیا مگر اسکا ہاتھ منہ تک نہ آسکا۔

قسم خدا کی نہ وہ اٹھ سکا قیامت تک
کہ جسکو تو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا۔

:-

برکت کھانے کے درمیان میں
نازل ہوتی ہے یعنی ہر شخص اپنے سامنے والے کنارے سے کھائے
بیچ پیالے سے نہ کھائے۔ درمیان پیالہ نزول رحمت کا
ذریعہ ہے۔ اور درمیان میں اللہ عزوجل کی رحمت اترتی ہے

Date:

:-

ثرید بنا ہے ثرد فعلی بھگونا تر کرنا۔
میں ثرید یہ ہے کہ روٹی کے ٹکڑے شوربے
میں بھگوئے جائیں ثرید حضور انور کو پسند تھی۔
وہ شخص جو سرین کو زمین پر ٹیک اور
اپنی پنڈلیاں کھڑی کرے
اقعاء اس بیٹھک کو کہتے ہیں۔ سرین زمین
پر لگے ہوں۔ پنڈلیاں کھڑی ہوں یعنی اکڑوں۔ یہ نماز
میں مکروہ ہے۔ کھانے وقت بہتر۔

Saturday Date: 29-6-24

رِيَاضُ الصَّالِحِين

سونے کے آداب:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

" ان جسموں کو پاک رکھو، اللہ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ جو بندہ بھی طہارت کی حالت میں سوئے یقیناً ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات بسر کرتا ہے،

جب بھی وہ شخص رات کے کسی وقت کروٹ بدلتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے " اے اللہ! اپنے بندے کو معاف فرما، یقیناً وہ باوضو سویا تھا۔

—— (1) ——

کوشش کریں کہ رات کو سونے سے پہلے وضو کر لیں اور باوضو سوئیں۔

—— (2) ——

سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے

—— (3) ——

سونے سے پہلے یہ دعا " اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى " پڑھیے

Date:

ماشاءاللہ عزوجل

الحمد للہ

—— •:(۶):• ——

دائیں کروٹ سوئے

—— •:(۷):• ——

عصر کے بعد نہ سوئیں کہ عقل زائل ہو جانے کا خدشہ ہے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم:

جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے

—— •:(۸):• ——

دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے

1/7/24

رِیَاضُ الصَّالِحِین

مجلس میں بیٹھنے کے آداب:

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو اور دو زانو بیٹھا کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار زانو یعنی پالتی مار کر بیٹھنا بھی ثابت ہے۔

(1)

ایسی جگہ نہ بیٹھیں کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ چھاؤں میں ہو۔

(2)

جب کسی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگنے کی بجائے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(3)

راستے میں بیٹھنے سے بچیں۔

(4)

قبر پر نہ بیٹھیے۔

(5)

پیر، استاد اور بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے

(6)

بزرگانِ دین / بزرگوں کے سامنے ادباً دو زانو بیٹھیں۔

Date:

ماشاء اللہ عزوجل

بارک اللہ

(۶)

جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں اس سے آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(۷)

مطالعہ، ذکر و درود کے موقع پر اپنا چہرہ قبلہ رخ کرنے کی عادت بنائیے۔

(۸)

مبلغ اور مدرس کے لیے دوران بیان و تدریس کیلئے سنت یہ ہے کہ پیٹھ قبلہ کی طرف ہو تاکہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رخ جانب قبلہ ہو سکے۔

(۹)

کھانا کھاتے وقت الٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا کھڑا رکھیے۔

(۱۰)

بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے سے مزاج میں نرمی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے

(۱۱)

درندے کی کھال پر نہ بیٹھیں کہ اس سے مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔

قرفصاء کی وضاحت:

قرفصاء ایک خاص بیٹھک کا نام ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اپنی پنڈلیاں زمین سے لگائے اور دونوں ران سے پیٹ ملا ہوا ہو اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں یہ بیٹھک انتہائی عاجزی اور تواضع کی ہے۔ قرفصاء کی اور صورتیں بھی بیان کی گئی ہیں اشعہ نے فرمایا کہ یہ بیٹھک عرب کے چرواہوں اور غریب لوگوں کی ہے یا ان لوگوں کی جو کسی خاص اہم کام میں غور و فکر کر رہے ہوں۔ بہرحال اس بیٹھک میں عجز و انکسار یا فکر کا اظہار ہے۔

احتباء:

احتباء یہ ہے کہ دونوں پنڈلیاں کھڑی ہوں، پاؤں کے تلوے زمین سے لگے ہوں، سرین زمین پر ہوں اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر رکھے ہوں، ان کا حلقہ کیے ہوئے یہ اکڑوں بیٹھنے کی ایک قسم ہے۔ اس بیٹھک میں اظہار عجز و انکسار ہے یہ بیٹھک سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح بھی بیٹھے ہیں۔

قدم پر قدم رکھنا:

شرح حدیث:

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Date:

قدم کا قدم پر رکھنا یہ ہے کہ دونوں پاؤں پورے پھیلے ہوئے ہوں اور قدم قدم پر رکھا ہو اس صورت میں ستر نہیں کھل سکتا۔

پاؤں پر پاؤں رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک پاؤں کھڑا ہو اور دوسرا پاؤں کھڑے ہوئے گھٹنے پر رکھا ہو۔ پہلی صورت جائز ہے دوسری صورت ممنوع لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں پاؤں پر پاؤں رکھنے میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ تہبند بندھا ہوا ہو، آئندہ حدیث میں پاؤں پر پاؤں رکھنے کی ممانعت آ رہی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں لیٹنا جائز ہے خصوصاً ضرورت کے وقت یا بہ حالت اعتکاف۔

دیباج:

جو خالص ریشم ہوتا ہے ایک روایت کے مطابق جو موٹا ریشم ہو۔

حریر:

ریشم ملا ہوا کپڑا ہوتا ہے ایک روایت کے مطابق جو باریک ہو۔

ریشم کے متعلق احکام:

★: ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں۔ بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حرام ہے۔

★: ریشم کے بچھونے پر بیٹھنا، لیٹنا اور اس کا تکیہ

Date:

لگانا بھی ممنوع ہے

★: ریشم کا لحاف اوڑھنا بھی ناجائز ہے یہ بھی پہننے میں داخل ہے

★: ریشم کے پردے دروازے پر لٹکانا مکروہ ہے

★: عورتوں کا ریشم پہننا جائز ہے اگرچہ یہ خالص ہو

ریشم اور چیتے کی کھال پر نہ بیٹھو:

شرح حدیث:

یعنی گھوڑے کی کاٹھی پر گدیلہ یا چیتے کی کھال ڈال کر اس پر سوار نہ ہو۔ اور درندوں اور چیتے کی کھالوں کو پہننے اور بچھانے سے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے جیسے ہرن کی کھال پر بیٹھنے سے یا اسے پہننے سے نامردی پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

لغو:

6D

اس سے مراد بے فائدہ گفتگو جس میں وقت ضائع ہو یہ بھی نقصان دہ ہے۔ بعض نے فرمایا ہے کہ بے ہودہ گفتگو کو لغو کہتے ہیں جس میں حق اللہ ضائع ہو غرض کہ فریب، جھوٹ، غیبت اس سے خارج ہے کہ یہ چیزیں حقوق العباد میں سے بغیر معاف کروائے معاف نہ ہوں گی

عن ابی ھریرۃ: شرح حدیث:

Pg #61

یعنی گویا وہ غافل لوگ مردار گدھا کھا کر اٹھے جو بلید

Date:

قدم کا قدم پر رکھنا یہ ہے کہ دونوں پاؤں پورے کھڑے ہوئے ہوں اور قدم قدم پر رکھا ہو اس صورت میں ستر نہیں کھل سکتا۔

پاؤں پر پاؤں رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک پاؤں کھڑا ہو اور دوسرا پاؤں کھڑے ہوئے گھٹنے پر رکھا ہو۔ پہلی صورت جائز یہ دوسری صورت ممنوع لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں پاؤں پر پاؤں رکھنے میں ستر کھل جانے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ تہبند بندھا ہوا ہو، آئندہ حدیث میں پاؤں پر پاؤں رکھنے کی ممانعت آرہی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں لیٹنا جائز ہے خصوصاً ضرورت کے وقت یا بہ حالت اعتکاف۔

دیباج:

جو خالص ریشم ہوتا ہے ایک روایت کے مطابق جو موٹا ریشم ہو۔

حریر:

ریشم ملا ہوا کپڑا ہوتا ہے ایک روایت کے مطابق جو باریک ہو۔

ریشم کے متعلق احکام:

★: ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں۔ بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حرام ہے

★: ریشم کے بچھونے پر بیٹھنا، لیٹنا اور اس کا تکیہ

بھی ہے اور حقیر بھی اور اپنی زندگی میں حماقت بھی اور
مشہور بھی اور شیطان کا مظہر بھی اسکے بولنے پر لاحول ولا قوۃ
پڑھی جاتی ہے غرض کہ اللہ عزوجل کے ذکر سے خالی مجلس
مردار گدھے کی طرح ہے اور اس میں شرکت کرنے والے
اس مردار کے کھانے والے ہیں۔
الحمد للہ مومن کی کوئی مجلس بھی اللہ کے ذکر سے خالی نہیں
ہوتی وعدے پر ان شاء اللہ، چھینک پر الحمد للہ،
جمائی پر لاحول ولا قوۃ، غم پر انا للہ ۔۔۔۔
غرض بات بات پر اللہ کا نام لینا ہے۔

مبشرات:

مراد اچھے خواب، صالحًا سے مراد یا سچی
خوابیں ہیں یا اچھی خوشی کی خوابیں عمومًا خوشی کے خواب
کو رویا اور ڈرانے خواب کو حلم مگر یہاں رویا سے عام
خواب مراد ہیں اچھے ہوں یا ڈراؤنے۔

حکم:

اچھے خواب اچھے ہی ہوتے ہیں انکا بیان کرنا شرعًا
درست ہے۔

فلیتبصق:

عربی میں بصق تھوکنے کو کہتے ہیں
اُتْفُل کہتے ہیں تھتھکارنے کو اور یہاں بصق سے مراد
تھتکارنا ہی ہے۔ یہ عمل شیطان کو ذلیل کرنے اور اپنے حال
کو بدلنے کے لیے ہیں۔ شیطان اکثر بائیں ہاتھ پر رہتا ہے

Date:

ادھر تھوکنا گویا شیطان کے منہ پر تھوکنا ہے یہ مجرب عمل ہے۔

08-July-2024 Monday

ریاض الصالحین

کتاب الاسلام

لغوی معنی:

نقائص و عیوب سے برأت اور نجات حاصل کرنا

اصطلاحی معنی:

اسلام تہذیب و معاشرت کا خاص رکن ہے۔ اس کے لیے جو الفاظ مقرر کیے گئے وہ "السلام علیک" کے ہیں اس کے معنی ہیں کہ اللہ عزوجل تیرے ہر حال سے واقف ہے لہٰذا غفلت اختیار نہ کر۔

سلام:

اللہ عزوجل کا اسم مبارک ہے جس کے معنی ہیں وہ ذات جو ہر عیب و آفت تغیر و فنا سے محفوظ اور پاک ہے

اکثر علماء کے نزدیک:

Date:

اس کے معنی ہے تجھ پر سلامتی ہو یعنی تو مجھ پر سلامتی میں ہے اور مجھ کو بھی اپنی سلامتی میں رکھ۔ اس صورت میں سلام سلم سے مشتق ہوگا جس کے معنی مصالحت کے ہے۔ اس کلمے کا مطلب یہ ہوگا کہ تو مجھ سے حفظ و امان میں رہ۔ اور مجھ کو بھی حفظ و امان میں رکھ۔

مشروع السلام:

منقول ہے کہ سلام کرنے کا طریقہ اسلام کے بالکل ابتدائی زمانے میں ہوا۔ اس کا مقصد ایسی علامت کو رائج کرنا جس کے ذریعے مسلمان اور کافر کے درمیان امتیاز کیا جا سکے۔ تاکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تعرض نہ کرے۔

گویا اس کلمے کو اپنی زبان سے ادا کرنے والا اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور پھر یہ طریقہ مستقل طور پر مشروع قرار دیا گیا۔

سلام کا حکم:

سلام کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے جواب میں کچھ بڑھائے۔ مثلاً ایک شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے تو دوسرا شخص برکاتہ کو بڑھائے۔

پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں کوئی اضافہ نہ کرے

سلام کے احکام:

☆: کافر، گمراہ، فاسق اور استنجا کرنے والے کو سلام نہ کریں۔

Date: ______

* جو شخص خطبہ، تلاوت، قرآن و حدیث یا مذاکرہ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو اس حال میں انہیں سلام نہ کیا جائے۔

* اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا لازم ہے

* جو شخص شطرنج، جوا، چوسر، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا غسل خانے میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اسکو سلام نہ کیا جائے

* آدمی جب گھر میں داخل ہو تو بچوں کو سلام کرے۔ ہندوستان میں یہ غلط رسم ہے کہ گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجود یہ کہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے

09- July -24 ریاض الصالحین Tuesday

سلام کی کیفیت:

سلام کہنے والے کے لیے مستحب یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے یعنی جمع کا صیغہ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کر رہے ہیں وہ ایک ہی ہو اور جواب دینے والا شخص بھی یہی کہے وعلیکم السلام یعنی جواب میں واؤ عاطفہ کا اضافہ کرے۔

اس سے پتہ چلا کہ سلام و جواب علیکم جمع سے کہے

Date:

اگرچہ ایک شخص ہو کہ اس میں ان فرشتوں کو سلام ہو جاتا ہے جو انسان کے ساتھ رہتے ہیں حافظین و کاتبینِ اعمال وغیرہ۔ اگرچہ واحد علیک کہنا بھی جائز ہے۔

شرح حدیث:

پہلے شخص کو ۱۰ دوسرے کو ۲۰ اور تیسرے کو ۳۰ نیکیاں ملی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سلام کے ہر کلمہ پر ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ جتنے کلمات زیادہ ہوں گے اتنی ہی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور سلام کا جواب دینے والا زیادہ اچھا جواب دے یعنی سلام کے کلمات بڑھا کر سلام کا جواب دے۔

سلام کے آداب:

سلام کے آداب بیان فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

* سلام میں پہل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
* سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
* کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے کو اور گزرنے والا بیٹھنے والا کو سلام کرے۔
* چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

سلام کرنے کے بارے میں یہ بات ضرور ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہر مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے لیکن اگر کوئی سلام کرے تو اسکا جواب دینا واجب ہے۔

* کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

★: اگر کسی مجلس میں آئیں اور مجلس میں کوئی خاص گفتگو چل رہی ہو تو بلند آواز سے سلام نہ کریں۔

★: جھک کر سلام نہیں کرنا چاہیئے

★: علمی مشغلہ میں مصروف شخص کو سلام نہیں کرنا چاہیئے

★: اذان کے دوران سلام نہیں کرنا چاہیئے

★: اگر کوئی سونے کے لیے لیٹا ہو تو اتنی آواز سے سلام کیا جائے کہ اگر وہ جاگ رہا ہو تو سلام کا جواب دے دے اور اگر سو رہا ہو تو بیدار نہ ہو

★: سلام کرتے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور حدیث میں مصافحہ کو سلام کی تکمیل قرار دیا گیا ہے

69: دوبارہ سلام کرنا مستحب:

بھائی سے مراد اسلامی بھائی ہے

خواہ اپنا ہو عزیز ہو یا اجنبی بھائی فرما کر اشارۃً فرمایا کہ اجنبی عورت کو سلام نہ کرے۔ یعنی ملاقات کا سلام غائب ہونے کے بعد ملنے پر ہوگا۔

غائب ہونا اگرچہ معمولی ہو ذرا سی آڑ درمیان میں آگئی ہو۔ غائب ہونا پایا گیا اب ملنا ملاقات ہے سلام کرو۔ بلکہ حکمی غائب ہونے کے بعد بھی سلام کرنا سنت ہے اس لیے نماز ختم ہونے پر سلام کیا جاتا ہے

اس سلام میں نمازی ایک دوسرے کو سلام کرنے کی نیت کریں یوں کہ نمازی نماز کی حالت میں ایک دوسرے سے حکماً غائب ہے اب عالم بالا کی

سیر کرکے آرہے ہیں تو اسلام کرتے ہیں۔

جب گھر میں داخل ہوں تو سلام کرنا مستحب ہے:

گھر میں اپنے ماں، باپ، بیوی، بچوں کو ہر حال میں
سلام کرکے داخل ہوں اس سے گھر میں اتفاق اور بڑی
برکت ہوتی ہے بہت ہی مجرب نسخہ ہے

بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔

حدیث مبارکہ سے معلوم
ہوا کہ اگر گزرنے والا بڑا ہو اور بیٹھا ہوا ہو چھوٹا ہو یا گزرنے
والا ایک ہو اور بیٹھے ہو اور بہت زیادہ ہوں تو گزرنے والا
اور تھوڑی جماعت والے سلام کریں۔

یہ بھی معلوم ہوا وہ چھوٹے بچے
جو سمجھدار ہوں انہیں بھی سلام کریں۔ اگر کسی جماعت میں
چھوٹے بڑے مخلوط ہوں اور انہیں کوئی سلام کرے اور نہ
جواب دے تو سب کا فرض ادا ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر نماز
جنازہ پڑھے تو فرض ادا ہو جائے گا۔

18. July-2024 Thursday

ریاض الصالحین

(۷۰) **محرموں اور اجنبی کو سلام کرنے کا حکم:**

مرد کا اجنبیہ

جوان حسینہ کو سلام کرنا ممنوع ہے۔

اپنی محرم عورت یا بیوی یا بوڑھی کو سلام کرنا جائز ہے۔

Date:

یہی حکم جواب سلام کا ہے۔

اجنبیہ عورت اجنبی مرد کے سلام کا جواب نہ دے۔ اجنبی عورت کے سلام کا جواب دیا جائے۔

مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کیا اور اگر وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ سنے اور اگر وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے

دوسری حدیث کے تحت:

حدیث مبارکہ کے تحت

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فاطمہ کو سلام کیا گیا۔ اور انہوں نے سلام کا جواب بھی دیا کہ سلام کرنا جائز ہے جو تہبند باندھ کر غسل کر رہا ہو یاں ننگے بدن نہانے والے کو سلام نہ کریں کہ برہنہ سلام کا جواب نہیں دے سکتا۔ اسی لیے پیشاب، پاخانہ اور استنجا کرنے والے کو سلام کرنا ممنوع ہے کہ وہ برہنہ ہے۔

19-July-24 Friday

ریاض الصالحین

کفار کو سلام کرنے کا حکم:

کفار کو پہلے سلام کرنا حرام ہے سارے کافروں کے لیے یہی حکم ہے کہ ذمی ہوں یا حربی ہوں ان کو مسلمان بلا ضرورت سلام نہ کرے کیونکہ سلام میں اظہار احترام ہے۔ اور کفار کا احترام درست نہیں۔ مرتدین اور

Date:

اور بدمذہبوں کا حکم بھی یہی ہے۔

انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔

مسلمان راستے میں اس طرح ہجوم کرکے چلیں کہ ذمی کفار کنارے پر چلنے پر مجبور ہو جائیں اسلام کی شان ظاہر کرنے کیلئے بشرطیکہ راستے کے کنارے پر غار یا خار دار نہ ہو۔
انہیں غار یا خار دار میں پھنسا دینا ان کو ایذا دینا ہے اور ذمی کافر کو ایذا دینا ممنوع ہے۔

مخلوط جماعت میں سلام کا حکم:

مخلوط جماعت

جہاں کفار، مسلم، یہودی، اور عیسائی ملے ہوئے ہوں تو وہاں سے گزرنے والا انسان سلام کرے اور اپنے سلام میں مسلمانوں کی نیت کرے۔ جب کسی کافر کو خط لکھو تو یوں لکھو

"اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی"

اور اگر مخلوط جماعت میں ہے تو وہاں بھی یوں سلام کر سکتا ہے

مجلس سے اٹھتے یا ہم نشینوں سے الگ ہوتے وقت سلام کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

حدیث مبارکہ کے اس حصے کے تحت پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حقدار ہیں

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

۷: معلوم ہوا کہ آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اگر بیٹھا نہ ہو صرف گزر جانا ہو وہاں سے تب بھی سلام کرے۔

۱۱: یہ بھی معلوم ہوا کہ راہ گیر یعنی گزرنے والا صرف ایک سلام کرے اور جو مجلس میں کچھ دیر ٹھہرے وہ دو سلام کرے ایک آنے کا اور دوسرا جانے کا۔

سلام کا حکم:

سلام لقاء یعنی ملاقات کے وقت جو سلام کیا جاتا ہے اور سلام وداع یعنی رخصت کے وقت جو سلام کیا جاتا ہے دونوں سنت ہونے میں برابر ہے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں لہٰذا یہ دونوں سلام سنت اور ان کا جواب فرض ہیں۔

اجازت لینے اور اسکے آداب کا بیان

استئذان اذان سے بنا ہے اذان کے معنی علم بھی ہے اور اباحت و اجازت بھی۔

استئذان کے معنی ہیں اجازت و داخلہ حاصل کرنا یا یہ علم حاصل کرنا کہ مجھے اس جگہ درست ہے کسی کے گھر جانے کے وقت اجازت لینا سنت ہے

بہتر یہ ہے کہ یہ کہے کہ السلام علیکم؟ کیا میں آسکتا ہوں یہ سلام بھی استئذان کا ہے وہ جو آتا ہے سلام قبل کلام وہاں سلام سے مراد سلام و تحیہ ہے جو ملاقات کے وقت ہوتا ہے یہ سلام استئذان یعنی اجازت یا داخلے کا ہے۔

تین مرتبہ اجازت طلب کرنے کی حکمت:

Date:

اس پر حکمت ہے کہ گھر والا پہلے سلام پر پہچانے گا کہ کون ہے اور دوسرے سلام پر غور کر کے اسے اجازت دوں یا نہ دوں اور تیسرے سلام پر آنے کی اجازت دے یا نہ دے۔

ان 3 سلاموں میں حکمت ہے کہ اجازت طلب کرنے کا حکم نظر کی وجہ سے دیا گیا ہے یعنی غیر محرم کی طرف نظر کرنے کی وجہ سے کہ اگر گھر کے اندر بلا اجازت داخل ہوگا تو اسکی نظر بھی بلا اجازت گھر پر داخل ہوگی اور وہ چیزوں کو دیکھے گا جسکو دیکھنے سے منع فرمایا گیا اس لیے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔

شرح حدیث:

مستحب یہ ہے کہ سلام کو مقدم کرے پھر اجازت طلب کرے یعنی یہ کہے السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ یا اجازت پہلے طلب کرے پھر سلام کرے یعنی کیا میں اندر آ جاؤں السلام علیکم

دونوں طرح درست ہے لیکن سنت مبارکہ سے جو درست ہے وہ پہلا طریقہ ہی ہے۔

محققین کے نزدیک سلام کو مقدم کرے اور دوسری صورت میں اجازت کو مقدم کرے۔ تیسری صورت میں اسکو اجازت (اختیار) ہے کہ چاہے پہلے سلام کرے پھر اجازت طلب کرے چاہے پہلے اجازت طلب کرے پھر سلام کرے۔

Date:

اجازت طلب کرنے والے کا نام بتانے کا حکم:

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے پوچھا جائے کون؟ تو میں ہوں کہنا مکروہ ہے یعنی اس طرح کہنا مکروہ ہے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ الفاظ پوشیدگی کی طرف لے جاتے ہیں اس لیے اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے کہ کون ہے، تو اُسے چاہیئے کہ اپنا نام بتائے۔

معلوم ہوا جب کوئی پہچان کے لیے پوچھا جائے کہ کون ہو تو اسکو اپنا مشہور نام بتایا جائے۔ اگر کنیت بتانا چاہیئے جو لوگوں میں مشہور ہو۔

عطاس:

مصدر ہے عطق یا عطہ: جس کے معنی ہے چھینک۔ عطاس کے معنی ہوئے چھینکنا۔

تثاؤب:

یہ مصدر ہے ثؤبار کا اور ثوبار کے معنی ہے سستی اور تثاؤب کے معنی ہے سستی کا عادی ہونا۔ اصطلاح میں جمائی کو تثاؤب کہتے ہیں کہ اس میں سستی ظاہر ہوتی ہے تثاؤب مہموز العین ہے نہ کہ اجوف یہی قوی قول ہے۔

چھینک سے دماغ صاف ہوتا ہے اور دماغ ہلکا ہوتا ہے اور طبیعت کھل جاتی ہے جس سے عبادت پر زیادہ

قدرت آتی ہے ا عباد کہتے ہیں:

زکام اگر خیریت سے
گزر جائے تو یہ کئی بیماریوں کا دفعیہ ہے۔
جمائی سستی کی علامت ہے اس سے جسم میں جمود طاری
ہوتا ہے چھینک اللہ عزوجل نے پسند فرمائی اور جمائی
شیطان کو پسند ہے اس لیے انبیاء کرام کو کبھی بھی جمائی
نہیں آئی۔

چھینک کا جواب دینے کا حکم:

بعض علماء کرام
فرماتے ہیں کہ چھینک کا جواب دینا فرض ہے وہ حدیث
مبارکہ سے دلیل لیتے ہیں

اور بعض علماء کرام کے نزدیک
سنت ہے اور بعض فرض عین کہتے ہیں۔ اور بعض فرض
کفایہ۔
اس سے معلوم ہوا چھینکنے والا الحمد للہ اونچی آواز میں کہے
چھینک کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے تعیین حق
یہ ہے کہ اسکا جواب سنت علی العین ہے کہ ہر سننے والا
جواب دے۔

16- یرحمک اللہ نہ کہو:

حدیث مبارکہ کیاس حصے تک
علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ منافقت کے لیے نہیں ہے لہذا
ایسے شخص کو جواب دینا گناہ ہے بعض علماء کرام فرماتے

ہیں کہ یہ ممانعت سنت کی نفی کے لیے ہے یعنی ایسے کو جواب
دینا سنت نہیں مگر گناہ نہیں
یہ بات یقینی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کو جواب
نہ دیا لہذا جواب نہ دینا سنت ہے

حدیث مبارکہ ۶ کے تحت :

چھینک کا جواب دینے کو
تشمیت کہتے ہیں یہ بنا شمت سے بمعنی آفت و مصیبت
یا لوگوں کا طعنہ اس سے ہے شماتت اعداء باب تفعیل
سلب کے لیے ہے۔ اس کا معنی ہوا مصیبت کو دور کرنا یعنی
دعا دینا خیر کو تشمیت کہتے ہیں حدیث مبارکہ کے تحت یہ بھی
معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب تب ہی دیا جائے گا جب وہ
الحمد للہ کہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ نے اپنا ہاتھ
یا کپڑا منہ پر رکھتے اور اس طرح چھینک کی آواز آہستہ نکلتی ہے اس
لیے اپنا چہرہ یا منہ کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لینا چاہیے کہ سنت
ہے اس سے رطوبت کی چھینٹیں بھی نہ اڑیں گی اور اپنے اور دوسرے
کے کپڑے بھی نہیں خراب ہونگے اور چھینک کی آواز حتی الامکان
کم نکالنا سنت ہے کہ بلند آواز ہو تو بری معلوم ہوگی۔

غیر مسلموں کو جواب نہ دیجئے :

غیر مسلموں کے لیے یرحمک اللہ
نہ کہا جائے کہ رحمت صرف مومنوں کے لیے ہے ان کے لیے ہدایت
کی دعا کی جائے رحمت اور مغفرت صرف مسلمانوں کے لیے ہے
اور ہدایت تو کفار کو مل سکتی ہے

Date:

(76) عن ابی سعید خدری

شیطان منہ میں داخل ہونے سے مراد یا تو
شیطان خود داخل ہوتا ہے اگرچہ وہ موجود ہمارے خون کے ساتھ
گردش کر رہا ہے مگر ہمارے منہ میں اس وقت داخل ہوتا ہے بہر حال
جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے نہ اس سے شیطان داخل ہوگا
نہ وسوسے آئیں گے اور نہ کیڑے مکوڑے۔

مصافحہ کا معنی:

ہاتھوں کی جوڑائی یا ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کے
ساتھ ملانا۔

اصطلاحی معنی: ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے
مس کرے یا ہاتھ ملانا اس طرح کہ چہرے آمنے سامنے ہوں
علمائے کرام فرماتے ہیں: کہ صرف مصافحہ کرنا سنت ہے منہ سے
سلام نہ کہنا سلام کے قائم مقام ہے اس سے بہتر صرف منہ سے سلام کہہ
دے اس سے بہتر ہے کہ منہ سے بھی سلام کرے اور ہاتھوں سے مصافحہ
بھی کرے۔

(76) معانقہ کا لغوی معنی:

عنق سے بنا ہے یعنی گردن اور گلا

اصطلاحی معنی:

معانقہ کا معنی کسی کو گلے لگانا

مصافحہ اور معانقہ کے چند مسائل:

* مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیے ہاتھ سے نہیں
* مصافحہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو ملانا چاہیے

★: نماز فجر اور نماز جمعہ کے بعد مصافحہ اگرچہ سنت سے نہیں
مگر درست ہے بلکہ اسکی اصل سنت سے ثابت ہے

★: اجنبی جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اپنی محارم
یا بوڑھی عورت سے مصافحہ کرنا جائز ہے

★: خوبصورت امرد لڑکے سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

★: علماء و مشائخ کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے

★: صحابہ کرام نے آقا علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومے۔

★: جو شخص اپنے کو چومواۓ یا چومنے کا اشارہ کرے صراحتاً اسکے
ہاتھ پاؤں چومنا منع ہے

★: مصافحہ کر کے اپنے ہاتھ پاؤں چومنا منع ہے بچوں کو چومنا
جائز ہے

★: ننگے بدن معانقہ کرنا حرام ہے ہاں کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو
جائز ہے مگر مرد مردوں سے کریں اور عورت عورتوں
سے کریں۔

★: امرد لڑکوں سے معانقہ نہ کرے۔

★: اپنی اولاد کا سر چومنا جائز ہے آقا علیہ السلام حضرت فاطمہ
کو چومتے تھے اور فرماتے کہ میں انکے جسم سے جنت کی خوشبو
پاتا ہوں کسی کو سجدہ کرنے کسی کے آگے کی زمین چومنا
حرام ہے سلام میں تا حدِ رکوع جھکنا حرام ہے۔

(۲۶) **شرح حدیث:**

جھکنا رکوع ہے اور غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام
ہے اور ایسے ہی رکوع کرنا حرام ہے۔ خیال رہے کہ جھکنا تب ہی ممنوع

ہے جب یہ تعظیم کے لیے ہو اور اگر جھکنا کسی اور کام کے لیے ہو اور
وہ کام تعظیم کے لیے ہو تو جائز ہے جیسے کسی کے جوتے سیدھے کرنا یا
کسی کے ہاتھ دھونے کے لیے جھکنا ممنوع نہیں کہ یہ جھکنا کام ہے

جھکنے کی چند صورتیں:

★: ہر ایک سے معانقہ کرنا اور ہر ایک کے ہاتھ چومنا ممنوع ہے
خاص بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں اور خاص پیاروں کو
گلے لگانا جائز ہے

★: دنیاداروں اور مالداروں کی خوشامد کے لیے لپٹنا اور انکے
ہاتھ پاؤں چومنا درست نہیں کیونکہ یہ حدیث انکے خلاف
ہے جن سے معانقہ اور انکے پاؤں و ہاتھ کو چومنا جائز ہے
آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے بعض صحابہ کرام سے معانقہ کیا اور
صحابہ کرام نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بھی چوما۔
مصافحہ ہر مسلمان سے کرنا سنت ہے جو وقت ملاقات مصافحہ
کرے اور بوقت وداع نہ کرے اور وداع کے وقت مصافحہ نہ
کرنے سے محبت کم ہوتی ہے۔

عیادت

بیمار پرسی کرنا یا بیمار کی خبر پوچھنا۔

مریض

بیمار یا علیل کے لیے آتے ہیں۔

یعنی اگر کوئی شخص آئندہ کسی کام کے متعلق ایسے کام کی
قسم کھائے جو کر سکتے ہو تو ضرور ضرور کرو تاکہ اسکی قسم پوری

ہو جاتے اور کفارہ نہ ہو مثلاً اگر کوئی شخص کہے خدا کی قسم کل تم
میرے پاس ضرور آؤ گے یا اگر تم فلاں فلاں کام کرو تو میری بیوی
کو طلاق تو ان صورتوں میں تم وہ کام پورا کرو گے بشرطیکہ
وہ کام نا جائز نہ ہو۔

حدیث مبارکہ کے تحت یعنی یہ فرمایا گیا کہ میں بیمار
تھا اس سے مراد بندہ ہے فرمایا مجھے اسکے قریب پاتا اس سے مراد
میری طرف سے ثواب اور عزت پاتا اور تمام حدیث اللہ کے قول
پر دلالت کرتی ہے کہ اگر تو اسے کھلاتا مجھے اسکے قریب پاتا اگر تو اسکو
پانی پلاتا تو میرے پاس ہی پاتا تو اس سے مراد ثواب ہے اس میں
اشارۃً فرمایا گیا کہ بندہ مومن بیماری کی حالت میں رب تعالیٰ کے
قریب ہوتا تو اسکے پاس آنا گویا رب کے پاس ہی آنا ہے اسکی خدمت
کرنا رب کی اطاعت کرنا ہے بشرطیکہ صابر اور شاکر ہو کیونکہ بیمار
مومن کا دل ٹوٹتا ہے اور ٹوٹے دل پیار کا نشانہ یار ہے حدیث قدسی
میں ہے کہ میں ٹوٹے دل کے پاس ہوں۔

غدوۃ:

یمن کے صنعا کے ساتھ صبح سے لے کر دوپہر تک کو غدوۃ
کہا جاتا ہے

ابن مالک کہتے ہیں کہ اول النہار سے لے کر زوال
سے پہلے تک کو غدوۃ کہتے ہیں۔

عشاء

زوال سے پہلے رات تک کو عشاء کہتے ہیں۔

Date:

خریف:

خا کے فتحہ اور رمہ کے ساتھ اور با کے سکون کے ساتھ پکنے ہوئے پھلوں کو خریف کہتے ہیں اور باغ کو بھی۔
یہاں دوسرے معنی مراد یعنی بیمار پرسی کرنا ہے معمولی نیکی معلوم نہیں ہوتی مگر اللہ اور فرشتوں کی دعا ملنے کا ذریعہ ہے اور جنت ملنے کا سبب بھی بشرطیکہ رضائے الہی کے لیے ہو۔

شرح حدیث

اولاً آپ مرض کی جگہ انگلی رکھتے پھر انگلی پر کچھ لعاب شریف لگا کر کوشش لگاتے پھر اسکا لیپ مرض کی جگہ لگا دیتے اور یہ فرماتے ہمارے لعاب اور مدینے کی مٹی میں شفا ہے

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے

★: بیماری پر ٹوٹکے اور منتر پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اسکے الفاظ کفریہ نہ ہو اور کوئی کام حرام نہ ہو اسکی اصل یہی حدیث مبارکہ ہے

★: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب شریف شفاء ہے بعض فقہا کرام دم کرتے وقت کچھ لعاب بھی ڈال دیتے اسکی اصل بھی یہی حدیث ہے

★: مدینے کی مٹی میں شفا ہے وہاں کی خاک کو خاک شفا کہا جاتا ہے اسکی اصل بھی یہی حدیث مبارکہ ہے

شرح حدیث ابو سعید خدری

81

حضرت جبرائیل علیہ السلام خود نبی کے بغیر رب

بھیجا تھا اور یہ بیمار پرسی رب کی طرف سے تھی اس لیے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبیت کا پتا چلا کہ رب انکی
مزاج پرسی کرے اور رب ہی نے انکو بھیج کر دم کروایا۔

عیادت کرنے کا حکم:

مریض کی عیادت کرنا سنت مبارکہ ہے مریض کی عیادت
پہلے دن سے تیسرے دن تک کی جاسکتی ہے مریض کے اہل خانہ
سے مریض کے بارے میں پوچھنا مستحب ہے

82 **شرح حدیث ابن مسعود**

آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے مرض میں کوئی ہلکا پن نہ
تھا جناب علی نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ خدا کے فضل سے نبی
کا قلب پاک تندرست ہے یا آپ قریب صحت ہے

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے

★: بیمار پرسی کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بیمار کا حال آنے والے سے
★: پوچھ لیا جائے اگر بیمار کا حال خراب ہو تو تب بھی الفاظ
اچھے ہی بولنے چاہئے کہ اس سے فال بھی نیک ہے اور رحمت
الٰہی کی امید بھی ہے

جو اپنی زندگی سے مایوس ہو اُسے کیا کہنا چاہئے۔

موت کی آواز اچھی بھی ہے اور بری بھی۔ اگر حضور کے
دیدار کے لیے ہو اور دنیا کے فتنوں سے بچنے کے لیے ہو تو اچھا
ہے اگر دنیاوی آفات، مصیبتوں سے گھبرا کر موت کی تمنا کی جائے
تو بری ہے موت کی یاد بہترین عبادت ہے خصوصاً جب اسکو

ساتھ موت کی تیاری بھی ہو

حدیث نمبر ۷ کے تحت:

آپ کے پاس بڑا پیالہ تھا جسکے اندر پانی تھا آپ اپنا
ہاتھ اسکے اندر ڈالتے پھر اپنے چہرے پر مسح کرتے۔ غشی یا تپش
دور کرنے کے لیے عمل کرتے کیونکہ موت کے وقت بہت گرمی
محسوس ہوتی ہے اس لیے اکثر اس وقت میت کو پسینہ آجاتا ہے
اور پیاس کا غلبہ محسوس ہوتا ہے اس وقت پانی ٹپکانے کا حکم
ہے اگرچہ سردی کا موسم ہو

سکرات:

سکرہ کاف کے سکون کے ساتھ، سکرات سکرہ کی جمع
ہے بمعنی غشی اور یہ موت کی شدت ہے جس سے عقل جاتی
رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے وتری الناس سکریٰ، یہاں وہ
تکلیف مراد ہے جو عقل زائل کر دے اور قرطبی نے فرمایا
"موت کی
سختی انبیاء کرام کے فضائل کو مکمل کرنے یا درجات کو بڑھانے کے
لیے ہے نقص یا عذاب مراد نہیں" یہ دعا امت کی تعلیم کے لیے ہے
کہ اس وقت یہ دعا کیا کریں مطلب یہ کہ ان تکالیف برداشت کرنے
کی طاقت عطا فرما یا انہیں کم کر دے۔

(۵) ابن مسعود رضی اللہ عنہ

توعک وعک سے بنا ہے بمعنی بخار
کی گرمی اور تکلیف
حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیمار آقا کی بیمار پرسی بھی کرے اور

Date:

اسکے جسم کو ہاتھ بھی لگاتے خیال رہے کہ بخار رفیق الانبیاء ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات بخار سے ہوئی۔ اور یہ بیماری آپ کی عظمت اور عزت کو بڑھانے کے لیے تھی یہ وہم نہیں کیا جا سکتا کہ آپ کی بیماری خطاؤں کی معافی کے لیے تھی آپ کو گناہ و خطا سے نسبت ہی کیا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن چیزوں سے بیمار کے گناہ معاف ہوتے ہیں اس سے نیک لوگوں کے درجات بلند ہوتے ہیں

حضرت سعد بن ابی وقاص والی حدیث کے تحت:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی جائے قیام سے میری جائے قیام پر صرف میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے خدام کی مزاج پرسی کے لیے انکے گھر جانا سنت ہے۔

مرنے والوں کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا:

بعض علامات

موت جب نمودار ہو اس وقت جو مرچکا ہو کیا دعائیں، تلقین اور کیا الفاظ ادا کیے جائیں لہذا حضر " اس کے معنی ہے موت آرہی ہوں یا موت آگئی ہوں۔

علامات موت:

*: بیمار کی کنپٹی کا دھنس جانا

*: ناک ٹیڑھی پڑ جانا، پاؤں بےجان ہو جانا اگر کھڑے ہو جائیں تو کھڑے نہ رہ سکیں بلکہ گر جائے۔

حدیث مبارکہ کے تحت:

مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں
کہ جانکنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو آئی ہو مرنے
والے کو تلقین کرے یعنی اس کے پاس لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمد رسول اللہ پڑھیں
مگر (ایسے فرمانے والے کو) اسے پڑھنے کا حکم دیں جب اس نے یعنی
فرمانے والے نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں۔ ہاں اگر اس
نے کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی بات کی پھر دوبارہ تلقین کریں کہ اسکا
آخری کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا کیا جائے۔

حدیث کے اس حصے کے تحت
میت کی روح جب قبض ہوتی ہے نظر بھی تب ہی ساتھ چلی جاتی
ہے یعنی روح کے ساتھ نور نگاہ بھی ساتھ چلی جاتی ہے اس لیے
کبھی مرنے والے کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں کہ جائیں تو اسے بند کر
دیا جائے۔ آنکھیں کھلی رہنے سے فائدہ کچھ ہوتا نہیں البتہ شکل
ڈراونی ہو جاتی ہے اس لیے آنکھیں فوراً بند کر دی جائیں بلکہ اگر منہ
کھلا رہ گیا ہو تو اسے بھی بند کر دیا جائے اور جبڑے باندھ دیے
جائیں

بین اور نوحہ کے بغیر میت پر رونا جائز ہے۔

بکاء:

بکاء کے لغوی معنی گریہ وزاری کرنا، رونا ہے

نوحہ کا لغوی معنی:

گریہ وزاری کرنا، پیٹنا، ماتم کرنا، لاش پر چلا کر رونا

Date:

نوحہ کی تعریف:

میت کے اوصاف گن گن کر روتے ہوئے میت پر واویلا کرنا

حکم:

میت پر آواز یا حرف آنسو سے رونا جائز ہے مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسے حضرت فاطمہ نے روتے ہوئے کہا تھا کہ بابا جان آپ جنت میں چلے گئے تو اب وحی آنا بند ہو گئی۔

ہاں اس پر سینہ پیٹنا، منہ پر تھپڑ مارنا، بال نوچنا، اسکے جھوٹے اوصاف بیان کرنا ہائے میرے پہاڑ، ہائے میری کالی گھوڑی کے سوار یہ نوحہ میں شامل ہے

Saturday Date: 10-Aug-24

ریاض الصالحین

اپنے خادم یا ملازم کی عیادت کا حکم:

مریض کی عیادت کرنا مستحب ہے اس طرح فاضل کا مفضول کی عیادت کرنا جائز ہے اور سنت مبارکہ ہے جیسا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خادم کی عیادت کی۔

امام ہو یا کوئی قاضی اپنے ماننے والوں کی عیادت کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔

"یہ رونا رحمت ہے"

حدیث مبارکہ کے اس حصے کے تحت یعنی یہ رونا رحمت ہے یعنی آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہو جانا اس سے مراد دل میں رحمت اور شفقت کا اثر ہونا ہے۔ یعنی دل کا غمگین ہونا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا جاری ہو جانا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے رونا جائز ہے جس سے آواز ظاہر نہ ہو۔

اطباء کہتے ہیں:

میت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ آنسو بہنے سے دل سے گرمی نکل جاتی ہے۔ اس لیے رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے۔

اور ایسے مواقع پر نہ رونا دل کی سختی کی علامت ہے جسے بندوں پر رحم نہیں آتا خدا اس پر

رحم نہیں کرتا۔

میت کی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر اس سے باز رہنے کا حکم:

ہمارے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ:

جس نے میت کو غسل دینے کے دوران کوئی عیب دیکھا تو اسے لوگوں سے چھپائے۔

میت کی پردہ پوشی:

میت کی پردہ پوشی سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات میت کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یا اس کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے یا اس نو میت کی کوئی بری چیز ہو تو اسکو ظاہر نہ کیا جائے۔

حکم:

کسی ایک شخص کو بھی اس کے عیب کے بارے میں بتانا حرام ہے اور اگر بدعتی یا بدمذہب کا عیب ظاہر ہو جائے تو اس کے عیب کو لوگوں میں بتایا جائے تاکہ لوگ اس بدعتی اور بدمذہب سے عبرت حاصل کریں اور انکے جیسے کام کرنے سے بچیں۔

جنازے کے احکام:

جنازے کے ساتھ سواری پر جانا بھی جائز ہے اور پیدل بھی، سوار جنازے کے پیچھے ہی رہے گا اور پیدل آگے پیچھے ہر طرف چل سکتا ہے مگر پیدل جانا اور پیچھے رہنا بہتر ہے۔ ضرورت کے وقت میت کو سواری پر لے جانا جائز ہے

Date:

رحم نہیں کرتا۔

میت کی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر اس سے باز رہنے کا حکم:

ہمارے علمائے کرام فرماتے

ہیں کہ:

جس نے میت کو غسل دینے کے دوران کوئی عیب

دیکھا تو اسے لوگوں سے چھپائے۔

میت کی پردہ پوشی:

میت کی پردہ پوشی سے مراد یہ ہے

کہ بعض اوقات میت کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یا اس کی

شکل تبدیل ہو جاتی ہے یا اس نو میت کی کوئی بری چیز ہو تو

اسکو ظاہر نہ کیا جائے۔

حکم:

کسی ایک شخص کو بھی اس کے عیب کے بارے میں

بتانا حرام ہے اور اگر بدعتی یا بدمذہب کا عیب ظاہر

ہو جائے تو اس کے عیب کو لوگوں میں بتایا جائے تاکہ لوگ

اس بدعتی اور بدمذہب سے عبرت حاصل کریں اور انکے

جیسے کام کرنے سے بچیں۔

جنازے کے احکام:

جنازے کے ساتھ سواری پر جانا بھی جائز

ہے اور پیدل بھی، سوار جنازے کے پیچھے ہی رہے گا اور پیدل

آگے پیچھے ہر طرف چل سکتا ہے مگر پیدل جانا اور پیچھے رہنا بہتر

ہے۔ ضرورت کے وقت میت کو سواری پر لے جانا جائز ہے

Date:

جبکہ قبرستان بہت دور ہو جیسے کراچی، ممبئی وغیرہ

میت کو اٹھانے کا سنت طریقہ؛

سنت طریقہ یہ ہے کہ

چار آدمی اپنے کندھے پر اس طرح لے جائیں کہ میت کا سر آگے ہو اور پاؤں پیچھے ہوں

حکم؛

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اس کی تین شرطیں ہیں

--:(i):-- میت کا مسلمان ہونا

--:(ii):-- پاک ہونا

--:(iii):-- نمازی کے آگے رکھا ہوا ہونا

لہٰذا غسل سے پہلے یا غائب جنازہ پر یا سواری پر رکھے ہوئے یا نمازی کے پیچھے رکھے ہوئے جنازے پر نماز جنازہ جائز نہیں

دو بڑے پہاڑ کی مثل؛

حدیث کے اس حصے کے تحت

دو بڑے پہاڑ کی مثل یعنی جو نماز جنازہ اور اس کی تدفین میں شامل ہو تو اس کو دو قیراط ثواب ملے گا اور دو قیراط دو پہاڑوں کی مثل ہے۔